حروفِ مقطعات کا قرآنی اعجاز

محمد السید علی بلاسی
ترجمہ: مسعود الرحمٰن خاں ندوی

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان کے اسرار و رموز کو ودیعت کیا ہے، اس کو ہدایت کے نشاناتِ راہ کی چوٹی اور سارے زمانوں کے لیے دائمی پیغام بنایا ہے، اس کے ذریعہ مختلف ملکات ومتنوع ومتعدد قوتوں وصلاحیتوں کو چیلنج کیا ہے تا کہ وہ عقلمندوں کے لیے روشنی ونور اور عبرت وبصیرت بنا رہے، باطل اس کے سامنے سے آتا ہے نہ اس کے پیچھے سے، اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ سچ یہ کہ یہ کتاب مجید فیض لنڈھانے اور مسلسل عطاء بخشنے والی ہے، اس سے علماء سیر ہوتے ہیں نہ اس کے عجائبات ختم ہوتے ہیں، ہر عالم اس میں اپنا مقصد ومطلب پالیتا ہے، اس سے نحوی علماء نے دلیل حاصل کی، ماہرینِ بلاغت سیراب ہوئے، مفسرین نے غور وفکر کیا، فقہاء نے سوچ بچار کیا، متکلم نے تفکّر وتدبّر کیا، مناظر وادیب نے استفادہ کیا، اس کے اعجاز سے متعلق ان کے انکشافات کا سلسلہ تھمنے والا نہیں ہے، ہر دن اس پر غور وفکر کر کے اہلِ خرد حق تبارک وتعالیٰ کی قدرت پر دلالت کرنے والے نئے نئے نکتے ڈھونڈھ نکالتے ہیں۔

اس عظیم کتاب پر غور وفکر کے لیے مجھے جس چیز نے آمادہ کیا وہ حروف مقطعات اور ان کے بارے میں متعدد اقوال اور متضاد آراء ہیں، نیز قرآن شریف کے خلاف اہل ہوا وہوس کی افتراء پردازی اور زبان درازی ہے، جب کہ وہ تو ایسا کلام معجز بیان ہے جس نے خالص الاصل عربوں کو اپنی فصاحت وبلاغت اور بیان سے مغلوب ومفتوح کرلیا تھا۔ میری خواہش وتمنا ہے کہ میں بھی اللہ عز وجل کے کلام کے دفاع میں اٹھ کھڑا ہوں اور اس کی خدمت کے دفاعی کارواں میں تھوڑا بہت حصہ لوں۔

قرآن کریم میں حروف مقطعات سے ہمارا مطلب سورتوں کے شروع میں بعض حروف تہجی / ابجدی پر مشتمل افتتاحی کلمات ہیں جو قرآن شریف کی انتیس سورتوں کے شروع میں آئے ہیں، وہ سب کے سب ایک صورت میں نہیں بلکہ مختلف ومتنوع شکلوں میں آئے ہیں:

☆ ایک حرف پر مشتمل حروف مقطعات تین سورتوں میں مذکور ہیں:

- صٓ (سورہ:ص میں)
- قٓ (سورہ:ق)
- نٓ (سورہ:قلم)

☆ دو حروف پر مشتمل حروف مقطعات نو سورتوں میں مذکور ہیں:

- طه (سورہ:طه)
- طسٓ (سورہ:النمل)
- یٰسٓ (سورہ:یٰس)
- حٰمٓ (سورہ:المؤمن، حم السجدۃ، الزخرف، الدخان، الجاثیۃ، الأحقاف)

☆ تین حروف پر مشتمل حروف مقطعات تیرہ سورتوں میں مذکور ہیں:

- الٓمٓ (سورہ:البقرۃ، آل عمران، العنکبوت، الروم، لقمان، السجدۃ)
- الٓرٰ (سورہ:یونس، ھود، یوسف، ابراہیم، الحجر، الشعراء)
- طسٓمٓ (سورہ:القصص)

☆ چار حروف پر مشتمل حروف مقطعات دو سورتوں میں مذکور ہیں:

- الٓمٓصٓ (سورہ:الاعراف)
- الٓمٓرٰ (سورہ:الرعد)

☆ پانچ حروف پر مشتمل حروف مقطعات دو سورتوں میں مذکور ہیں:

- کٓھٰیٰعٓصٓ (سورہ:مریم)
- حٰمٓ عٓسٓقٓ (سورہ:الشوریٰ)

اس طرح یہ کل اٹھہتر حروف ہیں جن میں سے تکرار ختم کرکے کل چودہ باقی بچتے

ہیں جن کو درج ذیل چند جملوں میں بھی یکجا محفوظ کیا گیا ہے:

☆ صراط علی حق نمسکه
☆ صحّ طریقک مع السنّة
☆ طرق سمعک النصیحة
☆ سر حصین قطع کلامه
☆ صن سرّاً یقطعک حمله
☆ من حرص علی بطه کاسر
☆ نص حکیم قاطع له سرّ
☆ ألم یسطع نور حق کر

اور اگر ان حروف میں سے بعض کی تکرار یا بعض کے حذف سے جملے بنانا چاہیں تو ہم اخلاقِ فاضلہ پر ابھارنے اور برائی سے روکنے والے اس طرح کے جملے بنا سکتے ہیں:

☆ لا إله إلا الله
☆ من لم یرحم لا یُرحم
☆ کن مع الله یکن معک
☆ الحق سهل قلّ حامله
☆ مع ناعم الرمال حصا
☆ أعط القلیل لأن الحرمان أقل منه
☆ أعط المسکین حقه
☆ لا إیمان لمن لا أمانة له
☆ یحلّ قطع عنق الساحر
☆ یحلّ قطع یمین السارق

حروف مقطعات کے معانی:

ان حروف کے معنی ومطلب کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی صحیح مرفوع حدیث مروی نہیں ہے۔ امام شوکانیؒ نے کہا: اگر تم سوال کرو کہ رسول اللہ ﷺ سے ان

ابتدائی کلمات (حروف مقطعات) کے بارے میں کوئی قابل تمسک چیز مروی ہے؟ تو میں کہوں گا: مجھے نہیں معلوم کہ ان کلمات کے معانی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے کوئی بات فرمائی، بس صرف ان حروف کی تعداد ثابت ہے، اس لیے ان کے معانی بحث و گفتگو اور غور وفکر کا موضوع بنے رہے ہیں اور ان میں علماءِ سلف و خلف نے متعدد مذاہب و مسالک اختیار کیے ہیں، جن میں دو بنیادی خیال ہیں:

اول: قرآن شریف کے یہ حروف مقطعات اللہ کا راز ہیں، ان کا علم اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس رکھا ہے، اس لیے وہ مخفی راز اور پوشیدہ علم ہیں، کسی انسان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ ان کے بارے میں اندازہ سے بولے اس لیے ہم ان کے ظاہر پر ایمان لاتے ہیں اور ان کا علم اللہ عز وجل کے سپرد کرتے ہیں۔ ان کا فائدہ یہ ہے کہ ان پر ایمان مطلوب ہے، اس رائے کے ماننے والے بہت سے لوگ ہیں، ان میں خلفائے راشدین اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہم کے ساتھ ابن حبان، ابوحیان، قرطبی، آلوسی، جلال الدین محلّی اور جلال الدین سیوطی اور ان کے بعد کے نئے مفسرین میں شوکانی، محمد ابوزہرہ، محمد متولی شعراوی وغیرہ ہیں۔

دوم: دیگر لوگوں کا خیال ہے کہ حروف مقطعات کی تاویل، ان کے مراد و مقصود کا بیان اور ان کے معانی وفوائد کی تلاش، ان صحیح اشارات سے ممکن ہے جو نہ شرع کے خلاف ہوں اور نہ عقل کے۔ پھر ان کے معانی کے بیان میں سلف وخلف علماء کا اختلاف ہوا، ان میں سے جو اقوال صحیح شرع اور اہل سنت کے اجماع کے خلاف نہیں تھے وہ مقبول اور قریب الفہم ٹھہرے، اور جو اقوال بے دلیل اور حق سے متجاوز تھے وہ غریب اور بعید الفہم شمار ہوئے۔

اب میں علماء کے نزدیک حروف مقطعات کے مقصود و معانی کے بیان کے ساتھ اپنی رائے یا رجحان کا بھی ذکر کروں گا:

۱) خلیل بن احمد اور سیبویہ کے نزدیک یہ افتتاحی حروف مقطعات سورتوں کے نام ہیں۔

۲) ابن جریر طبری کے نزدیک (ان کی قتادۃ، مجاہد اور ابن جریج سے سندوں کے حوالہ سے) یہ حروف قرآن کریم کے نام ہیں۔

۳) ابن عباسؓ، سعید بن جبیر، شعبی، عامر، سدّی وغیرہ کے مطابق یہ حروف اللہ تعالیٰ کے نام ہیں جن کے ذریعہ بعض سورتوں کا افتتاح ہوا ہے۔

۴) یہ فواتح و فواصل (افتتاحی اور علیٰحدگی کرنے والے حروف) سورتوں کے درمیان علیٰحدگی پیدا کرنے کے لیے آئے ہیں، اس لحاظ سے یہ متنبہ کرنے والے زائد حروف ہیں جو ایک بات کے ختم ہونے اور دوسری بات کے شروع ہونے کو بتانے کے لیے آئے ہیں۔ یہ عرب زبان کے علماء کا قول ہے جو انھوں نے امام مجاہدؒ سے مروی قول سے اخذ کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا: الٓمٓ ، حٰمٓ، الٓمٓصٓ اور صٓ فواتح ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے قرآنی (سورتوں) کا افتتاح کیا ہے۔

۵) قرآن شریف میں بعد میں آنے والی بات پر متنبہ کرنے والے حروف ہیں۔ اس قول کا ذکر ابن جریر طبری نے کیا ہے۔

۶) یہ حروف اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ہیں جن کی فضیلت و شرف کی وجہ سے اللہ سبحانہ نے ان کی قسم کھائی ہے۔ ابن جریر طبری نے یہ قول ابن عباسؓ سے اپنی سندوں کے حوالہ سے بیان کیا ہے اور عکرمہ، کلبی، اخفش اوسط سے بھی روایت کیا ہے اور ابن قتیبہ نے حروف مقطعات سے قسم کھانے کو جائز قرار دیا ہے۔

۷) یہ حروف چیلنج اور اعجاز کے لیے ہیں۔

۸) یہ حروف امت محمدی کے دوام کی مدت کے رموز ہیں، اور ان میں کا ہر حرف دیگر اقوام اور ان کے خاتمہ کی طرف اشارہ ہے، اس کا یہ مطلب ہوا کہ ان حروف کی عددی قیمت ہے جو حسابِ جُمل کے نام سے معروف ہے، یہ قول ابوالعالیہ کی طرف منسوب ہے۔

۹) حروف مقطّعات کا ہر حرف متعدد معنوں کو شامل ہے، اس لیے ان میں تمام مذکورہ معانی موجود ہیں، یعنی ان میں اللہ کے اسماء، نعمتوں، آزمائشوں اور اقوام کی مدت، عمر، خاتمہ کے اشارے ہیں۔ یہ قول ابوالعالیہ اور الربیع بن انس کا ہے، ابن جریر طبری نے اس کو پسند کیا ہے اور ان کی پیروی ابن فارس اور واحدی نے کی ہے، اسی طرح اس کو بعض جدید علماء جیسے ڈاکٹر عدنان زرزور اور ڈاکٹر جودۃ المہدی نے بھی اختیار کیا ہے۔

قرآن کریم کے استقراء سے حروف مقطعات سے متعلق تمام سابق آراء کے

بارے میں میرا رجحان یہ ہے کہ اعجاز قرآن، عربوں کو چیلنج اور ان پر حجت قائم کرنے کی دلالت کے لیے تعدید کے طریقہ پر بیان ہوئے ہیں، چنانچہ وہ اعجاز اور چلینج کے لیے ہیں، اس لیے کہ قرآن کریم عربوں کی زبان میں نازل ہوا، اس کے حروف وہی حروف ہیں جن سے عرب اپنا کلام ترتیب دیتے، نثر تالیف کرتے اور شعر نظم کرتے تھے، یعنی وہ زبان عربی مبین تھی، اور اس کو استعمال کرنے والے خالص عرب تھے، اس لیے یہ حروف مقطعات ان کے لیے چلینج اور وجہ اعجاز تھے، گویا کہ اللہ تعالیٰ ان عرب مخالفین سے فرما رہے تھے: تمہارے سامنے یہ قرآن انہی حروف، کلمات اور جملوں سے مرتب ہے جن سے تم کلام، نثر و نظم ترتیب دیتے ہو، اس لیے اگر تم کو قرآن کے اللہ کی طرف سے اتارے ہوئے ہونے میں شک وشبہ ہو تو رسول ﷺ کی طرح کے لائے ہوئے کلام جیسا کلام لاکر دکھاؤ، اور اگر چاہو تو اپنے معاونین سے مدد بھی حاصل کرلو (ورنہ اپنی شکست کا اعتراف کرکے سیدھے سیدھے اس کے برحق ہونے کو مان لو)۔

چیلنج کا مفہوم ان آیات سے نکلتا ہے:

وَإِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَى عَبْدِنَا فَأْتُواْ بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ وَادْعُواْ شُهَدَاءكُم مِّن دُونِ اللّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ۔ (البقرۃ/۲۳)

ہم نے اپنے بندے پر جو کچھ اتارا ہے اگر اس میں تمھیں شک ہے اور اس میں تم سچے بھی ہو تو اس جیسی ایک سورت بنا کر لاؤ، اور تم چاہو تو اللہ کے علاوہ اپنے مددگاروں کو بھی بلالو۔

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُواْ بِسُورَةٍ مِّثْلِهِ وَادْعُواْ مَنِ اسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ اللّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ۔ (یونس/۳۸)

کیا یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ نے اس کو گھڑ لیا ہے؟ تو پھر ان سے کہیے کہ اس جیسی ایک سورہ لاکر دکھاؤ اور اللہ کے علاوہ جس کو بلا سکو بلالو اگر تم سچے ہو۔

مگر وہ اس چیلنج کے باوجود اس جیسی ایک بھی سورت نہ لا سکے۔ حروف مقطعات کے قرآنی اعجاز کے دلائل کے وجوہ درج ذیل ہیں:

☆ یہ حروف مقطعات بیشتر قرآن کریم کے ذکر کے ساتھ مل کر آتے ہی، یعنی ان کے بعد کی آیات صراحتاً یا ضمناً اتاری ہوئی کتاب اور اس کے اعجاز و عظمت کی بات کرتی

ہیں، مثال کے لیے درج ذیل آیات ملاحظہ کریں:

الٓمٓ. ذٰلِکَ الْکِتَابُ لاَ رَیْبَ فِیْہِ۔(البقرۃ۲/۱-۲)	(الٓمٓ-اس کتاب میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے...)
الٓمٓ اللّٰہُ لاَ إِلٰہَ إِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ. نَزَّلَ عَلَیْکَ الْکِتَابَ بِالْحَقِّ۔(آل عمران۳/۱-۳)	الٓمٓ - زندہ اور قائم بالذات اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اس نے آپ پر حق کے ساتھ کتاب اتاری ہے۔

اور جو حروف مقطعات قرآن کریم کے ذکر سے مل کر نہیں آتے ہیں تو وہاں بھی بعد کی آیات میں قرآن کی کسی خاصیت کا ذکر ہوتا ہے، جیسے:

کٓھٰیٰعٓصٓ. ذِکْرُ رَحْمَۃِ رَبِّکَ عَبْدَہُ زَکَرِیَّا۔(مریم۱۹/۱-۲)	کٓھٰیٰعٓصٓ یہ آپ کے رب کی رحمت کا ذکر ہے جو اس نے اپنے بندہ زکریا پر کی۔

یہاں حروف مقطعات کے بعد قرآن کریم کا ذکر نہیں ہے ہو تو ان کے فوراً بعد اس کی یہ خاصیت بیان ہوئی کہ اس میں سابقین کے قصوں کا ذکر ہے۔

الٓمٓ. غُلِبَتِ الرُّوْمُ. فِیْ أَدْنَی الْأَرْضِ وَھُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ۔(الروم۳۰/۱-۴)	الٓمٓ - رومی مغلوب ہو گئے نزدیک کی زمین پر اور وہ مغلوب ہونے کے بعد چند برسوں میں عنقریب غالب ہوں گے۔

☆ حروف مقطعات پر غور سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک جگہ نہیں بلکہ قرآن شریف میں الگ الگ بکھرے ہوئے ہیں، گویا کہ اللہ تعالیٰ اپنے مخالف دشمنوں کو چیلنج کی حد تک وقت بوقت للکارتا ہے اور ان کی غیرت وحمیت کو بھڑکاتا ہے کہ وہ اپنے رویہ پر نظر ثانی کر کے بار بار میدان مقابلہ میں داخل ہوں یہاں تک کہ ان پر حق واضح ہو جائے، اس طرح تکرار سے چیلنج اور سرزنش میں مبالغہ کا مقصد حاصل ہوتا ہے۔

☆ ان حروف میں غور کرنے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ حروف مقطعات ایک طریقہ سے نہیں بلکہ ایک حرف یا دو، تین، چار یا پانچ حروف ہیں اور مختلف طور پر آئے ہیں، یہ طریقہ کلام عرب کی بنیاد سے مناسبت رکھتا ہے، اس لیے کہ اس کی اصل اس تعداد سے زیادہ نہیں ہوتی، اس لیے قرآن کریم نے بھی ان افتتاحی حروف میں عرب کلمات کی بنیاد کے مطابق ایک سے پانچ تک اصل حروف کا خیال رکھا جو عرب کلام کی اصل کے مناسب ہے۔

☆ یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ جن سورتوں کے شروع میں حروف مقطعات آئے ہیں ان میں سے بیش تر مکہ مکرمہ میں نازل ہوئیں، وجہ یہ ہے کہ مکہ مکرمہ کے مخالفین ضدّی اور غافل تھے اور جاہل غافلوں کے ساتھ یہی اسلوب استعمال کیا جاتا ہے، اس لیے ان افتتاحی کلمات کے ساتھ یہ سورتیں چیلنج اور ہوشیار کرنے کے لیے آئی ہیں۔

☆ یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ قرآن شریف کی سورتوں کی ابتدا میں حروف مقطعات کی تعداد انتیس ہے اور عربی زبان کے ابجدی حروف کی تعداد بھی اگر ہمزہ کو ایک مستقل حرف مانا جائے تو انتیس حروف ہی ہوتی ہے۔ نیز مکرر حروف مقطعات کو الگ کر کے ان کی تعداد چودہ رہ جاتی ہے اور اگر ہمزہ کو مستقل الگ حرف نہ مانا جائے تو عربی زبان کے ابجدی حروف کی نصف تعداد بھی چودہ ہوتی ہے، اور کُل پر دلالت کے لیے نصف کا اطلاق بلاغتی اعجاز میں سے ہے۔

☆ حروف مقطعات کے اعجاز اور ان کے ذریعہ اللہ عز و جل کے عربوں کو چیلنج میں اضافہ وزیادتی اس حقیقت سے بھی معلوم ہوتی ہے کہ جن حروف مقطعات سے کوئی متعین سورت شروع ہوتی ہے وہی حروف اس سورت میں مستعملہ کلمات/ الفاظ پر غالب ہوتے ہیں، مثال کے طور پر سورۃ ق میں شماریات کے لحاظ سے حرف قاف والے کلمات کا استعمال زیادہ ہوا ہے، نیز اس سورت میں حرف قاف پر مبنی موضوعات کا ذکر بھی خوب ہوا ہے جیسے **ذکر القرآن، ذکر الرقیب، ذکر المتقین، ذکر تشقق الارض، ذکر الرزق۔**

آخر میں یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ ان ابجدی افتتاحی حروف (حروف مقطعات) کے اسرار سے پردہ ہٹانے میں کافی ابہام وغموض شامل ہوتا ہے جس کو صرف اجتہاد سے کھولا جاسکتا ہے اور بشری اجتہاد محدود ہے، نیز اسرار قرآن کا احاطہ تو صرف اس کے قائل (اللہ سبحانہ) کے ہی بس کی بات ہے، اس لیے میں ان کی حقیقت کی تہ تک پہنچنے کا دعویٰ نہیں کرتا، لیکن یقینی بات جس میں کوئی اختلاف نہیں ہے وہ اعجازِ قرآن ہے، اس کے ہر حرف اور اس کی بلاغت کا اعجاز۔ سچی بات یہ کہ ان حروف مقطعات اور ان کے اسرار تو اللہ تعالیٰ ہی کے علم میں ہیں۔ (ماہنامہ التربیۃ الاسلامیۃ، بغداد، ۳۸/ ۵، جون ۲۰۱۰ء، ص ۱۸-۲۴)